ہونے کا شدت سے انتظار ہو رہا ہے۔ ایک تجزیہ نگار کے الفاظ میں "وسطی ایشیا کے عوام نے ۱۹۳۶ء سے ۱۹۹۱ء تک کمر توڑ قحط کے کئی عشرے، صبر اور حوصلے کے ساتھ برداشت کیے۔ کمیونسٹوں کے دور حکومت میں مؤثر قیادت کی ضرورت پر زور دیا جاتا رہا اور آج اس کی جگہ ایڈیلزم اور بلند و بالا توقعات نے لے لی ہے"۔ وسطی ایشیا کا خطہ اقتصادی شعبے میں بدستور روس پر انحصار کے شکنجے میں جکڑا ہوا ہے۔ مثال کے طور پر ذرائع نقل و حمل، پائپ لائنوں کی تعمیر، مواصلات، مالیات، صنعتی تعامل، اشیائے خورد و نوش کی فراہمی، طبی خدمات اور ادویات کی دستیابی، بڑے بڑے کارخانوں کے انتظام و انصرام، اندرونی اور بیرونی سلامتی برقرار رکھنے اور دوسرے مختلف امور کی انجام دہی کے لیے یہ خطہ بڑی حد تک روس پر انحصار کرتا ہے۔

"آزاد ممالک کی دولت مشترکہ" کا تجربہ اس لحاظ سے اچھا رہا ہے کہ نوآزاد ریاستوں کی سرحدیں ابھی تک تبدیل نہیں کی گئی ہیں۔ اگرچہ کئی ممالک کے درمیان سرحدی تنازعات موجود ہیں تاہم سرحدات پر کوئی بڑی جنگ نہیں چھڑی ہے۔ تمام ریاستوں (سوائے ازبکستان) کی فوجیں اس وقت تشکیل کے عمل سے گزر رہی ہیں اس لیے جنگ کے امکانات بھی کم ہیں۔ جہاں بھی سرحد پار سے خطرہ کے آثار نمودار ہوئے ہیں وہاں فوراً روس سے مدد مانگ لی گئی ہے۔ اس وقت بھی روسی فوجی دستے سرحدوں کی حفاظت کے بہانے گزشتہ چار سالوں سے تاجکستان میں تعینات ہیں جس کے نتیجے میں وسطی ایشیا کی یہ ریاست روس کی "طفیلی" بن کر رہ گئی ہے۔

وسطی ایشیا - عالمِ اسلام اقتصادی تعلقات

وسطی ایشیا میں مسلم ممالک کی سرمایہ کاری

قدیم اسلامی تہذیب کے وارث خطے وسطی ایشیا اور قفقاز کی چھ بڑی مسلم ریاستوں کو کمیونزم کے آہنی شکنجے سے آزاد ہوئے چند برس ہو چکے ہیں۔ آزادی کے بعد ان ریاستوں کو جدید دور کے گوناگوں چیلنجوں کا سامنا ہے۔ ۷۰ سال تک گوشہ گمنامی میں رہنے کے بعد اب یہ ریاستیں بیرونی دنیا بالخصوص عالمِ اسلام کے ساتھ از سرِ نو روابط استوار کر رہی ہیں۔ ترکی، پاکستان اور ایران کے سرمایہ کاروں کی طرح اب عرب سرمایہ کار بھی اس خطے کا رُخ کر رہے ہیں۔

اسلامی ترقیاتی بنک کے صدر ڈاکٹر احمد محمد علی کی قیادت میں ۱۷۰ عرب سرمایہ کاروں کے ایک وفد نے فروری ۱۹۹۷ء میں وسطی ایشیا کا دورہ کیا۔ وفد کا یہ دورہ ایک ہفتے پر مشتمل تھا۔ عرب

تاجروں کا یہ دورۂ وسطی ایشیا دریافت و جستجو کے سلسلہ میں ایک بروقت اقدام تھا۔ وسط ایشیائی ریاستوں کو اس وقت سرمائے، ٹیکنالوجی اور ماہرین کی اشد ضرورت ہے۔ جن کی فراہمی کے سلسلہ میں ان ریاستوں کے ہم مذہب عرب اور غیر عرب مسلم ممالک بھرپور معاونت کر سکتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر وسط ایشیائی ریاستوں کو قابل اعتماد افراد اور تنظیموں کے مشوروں کی بھی ضرورت ہے۔ وفد میں شامل ۴۰ افراد کا تعلق سعودی عرب سے تھا۔ دیگر ۱۳۰ خلیج کے عرب ممالک سے تعلق رکھتے تھے۔ جدہ میں قائم اسلامی ترقیاتی بنک کے صدر احمد محمد علی نے وفد کے دورے کا مقصد بیان کرتے ہوئے کہا:

"یہ ایک جہادی مہم ہے۔ جس کے لیے بے انتہا صبر و حوصلہ درکار ہے۔ آپ میں سے وہ لوگ جو فرسٹ کلاس میں سفر کرنے اور فائیو سٹار ہوٹلوں میں قیام کرنے کے عادی ہیں، انہیں چاہیے کہ وہ آنے والے چند دنوں میں ان آسائشوں کو بھول جائیں۔ آپ کا مقصد ان لوگوں کے درمیان رابطے اور تعاون کے لیے پل تعمیر کرنا ہے، جن کے آباؤاجداد نے اُمت مسلمہ کی تاریخ میں کارہائے نمایاں سرانجام دیے"۔

وفد نے وسطی ایشیا کے جس ملک کے دارالحکومت میں بھی پریس کانفرنس منعقد کی متعلقہ ملک کے سیاستدانوں نے اس میں بھرپور شرکت کی، جو ان ممالک کی قیادتوں کی طرف سے عرب تاجروں اور سرمایہ کاروں کے ساتھ گہری دلچسپی اور ان سے لگائی جانے والی بڑی بڑی اُمیدوں کا واضح اظہار تھا۔ وفد نے قازقستان، کرغیزستان، ترکمنستان اور آذربائیجان کا دورہ کیا۔

وسطی ایشیا کے مذکورہ چاروں ممالک قدرتی وسائل سے مالامال ہیں۔ ان وسائل کو ہنگامی بنیادوں پر ترقی دینے کی ضرورت ہے۔ کمیونزم کی شکست و ریخت کے نتیجے میں ملنے والا یہ سنہری موقع اگر پڑوس کے مسلم ممالک اور تیل کی دولت سے مالامال عرب ممالک نے کھو دیا تو مغربی کمپنیاں اس خطّے کو بھی اپنی گرفت میں لے لیں گی۔ یہ ناتجربہ کار اور نوآزاد ریاستیں اس وقت امریکہ اور یورپ کے تجارتی مفادات کی زد میں ہیں۔ مغربی اقتصادی اور مالی طاقتوں کے ساتھ ساتھ یہاں ایک مضبوط اسلامی عنصر کی موجودگی سے خطّے میں مختلف ممالک کے اقتصادی مفادات میں توازن قائم ہوگا۔

چاروں وسط ایشیائی ریاستوں میں سیاحت کے فروغ کے شاندار مواقع موجود ہیں۔ ان تمام ممالک میں ٹرانسپورٹ اور دیگر انفراسٹرکچر، بنکاری، تجارت اور دیگر شعبوں میں وسیع سرمایہ کاری کی ضرورت ہے۔ خطّے میں وافر مقدار میں معدنی ذخائر دستیاب ہیں جن سے بھرپور استفادہ کیا جانا چاہیے۔

- قازقستان کے پاس قدرتی گیس، تیل، کرومیم، لوہا، سونا اور چاندی کے وافر ذخائر ہیں۔
- کرغیزستان میں سونے، چاندی، پارہ اور یورینیم کے ذخائر موجود ہیں۔ مزید یہ کہ ملک میں ایک ہزار سے زائد معدنی دولت سے مالامال علاقوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔
- ترکمنستان میں قدرتی گیس (اندازاً ۵۳۴۳ ٹریلین کیوبک میٹر کے ذخائر ہیں) اور مختلف معدنیات کے ذخائر موجود ہیں۔

• آذر بائیجان تیل، قدرتی گیس، لوہا اور تانبا، چونا پتھر، سنگ مرمر، نمک اور میزل واٹر کی دولت سے مالا مال ہے۔

وفد نے ان ممالک کے حکام اور سرکاری اہلکاروں کے ساتھ ملاقاتوں کے دوران میں بعض تجاویز دیں اور کچھ اہم فیصلے بھی کیے۔ عرب ممالک خطّے میں سرمایہ کاری کے منصوبوں کی نشاندہی کے لیے ایجنسیاں قائم کریں گی۔ سیاحت کو فروغ دینے کے لیے تفریحی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ تجارتی دورے بھی منظم کیے جائیں گے۔ اسلامی بنکاری کو فروغ دینے کے لیے امداد دی جائے گی اور اسلامی ممالک کی تنظیم (OIC) کے رکن ممالک ان چاروں ریاستوں میں Permanant Missions قائم کریں گے۔

قازقستان، کرغیزستان، ترکمنستان اور آذر بائیجان بیرونی سرمایہ کاری کے منصوبوں کی فہرستیں تیار کر رہے ہیں۔ متعلقہ عرب حکام (authorities) ان منصوبوں کی جانچ پڑتال کریں گے۔ وفد میں شامل ارکان کے ممالک کی حکومتیں اور دیگر متعلقہ ادارے علاقہ میں ۵۰ ملین ڈالر کے ابتدائی سرمایہ سے ایک سرمایہ کار کمپنی کے قیام پر متفق ہو گئے ہیں۔

پہلے سے کیے گئے معاہدات کی رُو سے اسلامی ترقیاتی بنک قازقستان کے دارالحکومت الماتا میں علاقائی دفتر کھولے گا، اور الماتا - اکمولا ریلوے لائن کی بحالی کے منصوبے کے قابل عمل ہونے کی رپورٹ تیار کرے گا (اکمولا مستقبل میں قازقستان کا دارالحکومت ہو گا)۔

وفد کو چاروں وسط ایشیائی ریاستوں میں نجکاری، صنعتوں کی تعمیرِ نو سمیت افراطِ زر کی شرح پر قابو پانے کے سلسلہ میں اب تک حاصل ہونے والی کامیابیوں پر خوشگوار حیرت ہوئی۔ خطّے میں وفد کی اس دلچسپی کے باوجود متعدّد وجوہات کی بنا پر یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ عرب اور دیگر مسلم ممالک کے سرمایہ کار فوری طور پر یہاں کا رُخ کریں گے۔ وسطی ایشیا میں سرمایہ کاری کے امکانات کا جائزہ لینے کے لیے ابھی تک بہت کچھ کیا جانا باقی ہے۔

"لیکن کیا مسلم ممالک وسطی ایشیا میں سرمایہ کاری کا یہ نادر موقع کھو چکے ہیں؟ جبکہ مغربی کمپنیاں خطّے میں بہت پہلے ہی سے وارد ہو چکی ہیں"؟ یہ سوال جب جدّہ سے نکلنے والے روز نامہ "عرب نیوز" نے ابراہیم ہارون الدہلوی سے کیا تو ان کا جواب تھا: "یورپی اور امریکی کمپنیاں ہم سے بہت آگے ہیں۔ وہ سوویت یونین کے انحطاط کے فوراً بعد خطّے میں وارد ہو چکی تھیں۔ امریکی وسطی ایشیا میں سب سے پہلے آنے والوں میں سے تھے جنھوں نے تیل کی تلاش کے سلسلہ میں سرمایہ کاری کی۔ ہم اب بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہمیں زیادہ تاخیر نہیں ہوئی۔ اب بھی متعدّد مواقع موجود ہیں۔ یہ ممالک غیر ملکی سرمایہ کاروں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور اُنھیں خوش آمدید کہتے ہیں۔ بحیثیتِ مسلمان ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم اسلام اور ان ریاستوں کے مسلمانوں کی خدمت کریں۔ ان علاقوں میں اسلام تجارت کے ذریعے ہی پہنچا تھا"